## البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# سورۃ النور

(۶)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ

---

ایمان والو، (تمھارے قلب و نظر کی پاکیزگی کے لیے جو ہدایات ہم نے دی ہیں، تم اُن کی مزید وضاحت چاہتے ہو تو سنو)، تمھارے غلام اور لونڈیاں اور تم میں جو بلوغ کو نہیں پہنچے، تین وقتوں میں تم سے اجازت لے کر تمھارے پاس آیا کریں: نماز فجر سے پہلے؛ جب دوپہر کو تم کپڑے اتارتے ہو اور نماز عشا کے بعد[۹۸]۔ یہ تین وقت تمھارے لیے پردے کے وقت ہیں[۹۹]۔ اِن کے علاوہ (وہ

---

۹۸۔ پیچھے ہدایت کی گئی ہے کہ گھروں میں داخل ہونے کے لیے اجازت لی جائے۔ یہ اُس کی وضاحت فرمائی ہے کہ گھروں میں آمد و رفت رکھنے والے غلاموں اور نابالغ بچوں کے لیے ہر موقع پر اجازت لینا ضروری

عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٨﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ
مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٩﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ
نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ۚ

بلا اجازت آجائیں تو) نہ تم پر کوئی گناہ ہے نہ اُن پر، اِس لیے کہ تم ایک دوسرے کے پاس آنے جانے والے ہی ہو[100]۔ اللہ تمھارے لیے اِسی طرح اپنی آیتوں کی وضاحت کرتا ہے اور اللہ علیم و حکیم ہے۔ تم میں جو بچے ہیں، وہ جب بلوغ کو پہنچ جائیں تو اُسی طرح اجازت لے کر آئیں، جس طرح اُن کے اگلے اجازت لیتے رہے ہیں[101]۔ اللہ تمھارے لیے اِسی طرح اپنی آیتوں کی وضاحت کرتا ہے اور اللہ علیم و حکیم ہے۔ اور بڑی بوڑھی عورتیں جو اب نکاح کی امید نہیں رکھتی ہیں، وہ اگر اپنے دوپٹے گریبانوں سے اتار دیں تو اُن پر کوئی گناہ نہیں[102]، بشرطیکہ زینت کی نمایش کرنے والی نہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

---

نہیں ہے۔ اُن کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ تین اوقات میں اجازت لے لیا کریں۔

۹۹۔ یہ دلیل بیان فرمائی ہے کہ اِن اوقات میں اگر کوئی اچانک آجائے گا تو ممکن ہے کہ گھر والوں کو ایسی حالت میں دیکھ لے، جس میں دیکھنا پسندیدہ نہ ہو۔

۱۰۰۔ غلام اور بچے کیوں مستثنیٰ ہوں گے؟ یہ اُس کی حکمت کا بیان ہے۔

۱۰۱۔ یعنی اِس دلیل کی بنا پر کہ یہ بچپن سے گھر میں آتے جاتے رہے ہیں، اِنھیں ہمیشہ کے لیے مستثنیٰ نہیں سمجھا جائے گا۔ بلوغ کی عمر کو پہنچ جانے کے بعد اِن کے لیے بھی ضروری ہوگا کہ عام قانون کے مطابق اجازت لے کر گھروں میں داخل ہوں۔

۱۰۲۔ پیچھے ہدایت کی گئی ہے کہ عورتوں نے زینت کی ہو تو غیر محرموں کی موجودگی میں وہ اپنا سینہ اور گریبان اوڑھنیوں کے آنچل سے ڈھانپ لیا کریں۔ یہ اُس کی وضاحت میں فرمایا ہے کہ سینہ اور گریبان ڈھانپ

وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ
حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ
اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا

---

ہوں[۱۰۳]۔ تاہم وہ بھی احتیاط کریں تو اُن کے لیے بہتر ہے اور اللہ سمیع و علیم ہے[۱۰۴]۔ ۵۸-۶۰

(اللہ اِن ہدایات سے تمھارے لیے کوئی تنگی پیدا نہیں کرنا چاہتا، اِس لیے) نہ اندھے کے لیے کوئی حرج ہے، نہ لنگڑے کے لیے اور نہ مریض کے لیے اور نہ خود تمھارے لیے کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اپنے زیر تولیت کے گھروں سے[۱۰۵] یا اپنے دوستوں

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

---

کر رکھنے کا یہ حکم اُن بوڑھی عورتوں کے لیے نہیں ہے جن کی خواہشات مر چکی ہیں اور اُنھیں دیکھ کر مردوں میں بھی کوئی صنفی جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ وہ اگر چاہیں تو اپنی اوڑھنیاں مردوں کے سامنے اتار سکتی ہیں۔ اِس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۰۳۔ یعنی بن ٹھن کر رہنے اور دوسروں کو دکھانے کا شوق باقی نہ رہا ہو۔

۱۰۴۔ یعنی پسندیدہ بات اُن کے لیے بھی یہی ہے کہ مردوں کی موجودگی میں دوپٹے نہ اتاریں اور اِن ہدایات پر اِن کی روح کے مطابق عمل کریں، اِس لیے کہ جس ہستی کی طرف سے یہ دی جا رہی ہیں، وہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ اُس سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی۔

۱۰۵۔ یہ اُن گھروں کی تعبیر ہے جو کسی شخص کی سرپرستی میں ہوں، جیسے یتیموں کا گھر اُن کے اولیا کے لیے۔

جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ط فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً ط کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓی اَمْرٍ
جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ
یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ج فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ

کے گھروں سے کھاؤ پیو۔ تم پر کوئی گناہ نہیں، چاہے (مرد و عورت) اکٹھے بیٹھ کر کھاؤ یا الگ الگ[106]۔ البتہ، جب گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو، اللہ کی طرف سے مقرر کی ہوئی ایک بابرکت اور پاکیزہ دعا۔ اللہ تمھارے لیے اِسی طرح اپنی آیتوں کی وضاحت کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔ ۶۱

(یہی پاکیزگی تمھارے طرزِ عمل میں بھی چاہیے۔ اِس لیے کہ) مومن تو درحقیقت وہی ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر سچا ایمان رکھتے ہیں[107] اور جب کسی اجتماعی کام کے لیے رسول کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک اُس سے اجازت نہ لے لیں، وہاں سے نہیں جاتے۔ جو لوگ تم سے اجازت لے کر جاتے ہیں، وہی، (اے پیغمبر)، اللہ اور اُس کے رسول کے ماننے والے ہیں۔ سو جب وہ اپنے کسی کام کے لیے تم سے اجازت مانگیں تو اُن میں سے جس کو چاہو، اجازت دے دیا کرو اور اُن

۱۰۶۔ مطلب یہ ہے کہ اِن میں سے کسی چیز کو بھی ممنوع قرار دینا پیش نظر نہیں ہے۔ اِس سے مختلف کوئی بات اگر لوگوں نے سمجھی ہے تو غلط سمجھی ہے۔ ملنے جلنے کے جو آداب بتائے جا رہے ہیں، اُن سے ربط و تعلق کے لوگوں کو سہارے سے محروم کرنا یا لوگوں کی سوشل آزادیوں پر پابندی لگانا مقصود نہیں ہے۔ وہ اگر سمجھ بوجھ سے کام لیں تو یہ سارے تعلقات اِن آداب کی رعایت کے ساتھ بھی قائم رکھ سکتے ہیں۔

۱۰۷۔ اصل میں فعل 'اٰمَنُوْا' استعمال ہوا ہے۔ قرینہ دلیل ہے کہ یہ یہاں اپنے کامل مفہوم میں ہے۔

مِنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۶۲﴾

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَآءِ بَعۡضِكُمۡ بَعۡضًا ؕ قَدۡ يَعۡلَمُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ يَتَسَلَّلُوۡنَ مِنۡكُمۡ لِوَاذًا ۚ فَلۡيَحۡذَرِ الَّذِيۡنَ يُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِهٖۤ اَنۡ تُصِيۡبَهُمۡ فِتۡنَةٌ اَوۡ يُصِيۡبَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

---

کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کرتے رہو[۱۰۸]۔ بے شک، اللہ بخشنے والا ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے۔ ۶۲

تم لوگ اپنے درمیان رسول کے بلانے کو اُس طرح کا بلانا نہ سمجھو، جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ اللہ اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے ایک دوسرے کی آڑ لیتے ہوئے چپکے سے چلے جاتے رہے ہیں[۱۰۹]۔ سو اُن لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو رسول کے حکم سے گریز کر کے اُس کی مخالفت کرتے رہے ہیں[۱۱۰] کہ اُن پر کوئی آزمایش آ جائے یا اُن کو دردناک عذاب آ پکڑے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

---

۱۰۸۔ اِس سے معلوم ہوا کہ خدا کے رسول سے اِس طرح کی اجازت کسی ناگزیر ضرورت ہی کے لیے مانگنی چاہیے، اِس لیے کہ یہ بھی کوئی پسندیدہ چیز نہیں ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

> ”...اِس لیے کہ رسول کی معیت و نصرت سے بڑھ کر، بالخصوص جب کہ کوئی اجتماعی ضرورت درپیش ہو، کوئی دوسرا کام نہیں ہو سکتا۔ لیکن انسانی کم زوریوں کو پیش نظر رکھ کر رسول کو یہ اجازت دے دی گئی کہ اگر وہ کسی کو اجازت دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں اور اُس کی اِس کم زوری کے لیے اللہ سے استغفار کریں۔“

(تدبر قرآن ۵/ ۴۳۴)

۱۰۹۔ اصل الفاظ ہیں: ’قَدۡ يَعۡلَمُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ يَتَسَلَّلُوۡنَ مِنۡكُمۡ لِوَاذًا‘۔ ’يَتَسَلَّلُوۡنَ‘ سے پہلے فعل ناقص اِس جملے میں محذوف ہے۔ ہر صاحب ذوق اندازہ کر سکتا ہے کہ اِس کے اسلوب بیان میں کس درجہ غصہ اور عتاب مضمر ہے۔

۱۱۰۔ یہاں جس مخالفت کا ذکر ہے، اُس کی نوعیت درحقیقت گریز و فرار ہی کی تھی۔ چنانچہ ’يُخَالِفُوۡنَ‘ کا صلہ ’عَنۡ‘ کے ساتھ آیا ہے جس سے یہ گریز و فرار کے مفہوم پر متضمن ہو گیا ہے۔

وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾

سنو، زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، سب اللہ ہی کا ہے۔ تم جس حال پر ہو، اللہ اُس کو جان چکا ہے۔ جس دن یہ اُس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو وہ اِنھیں بتا دے گا جو کچھ یہ کر کے آئے ہیں۔ اور (یاد رکھو کہ) اللہ ہر چیز سے واقف ہے[111]۔ ۶۳-۶۴

۱۱۱۔ اسلوب کی تبدیلی سے واضح ہے کہ یہ بات مخاطبین سے منہ پھیر کر فرمائی گئی ہے۔

کوالالمپور

۱۰/ اگست ۲۰۱۳ء

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com